

انتشارِ ذہنی کا علاج

فکریں ہر طرف سے سمٹ کر اس سوال پر مرکوز ہو گئی ہیں کہ ادیانِ باطلہ کی گرفت جس نے پوری زندگی کو اپنے شکنجے میں کس رکھا ہے کیسے ہٹائی جائے، عبدیت کو اللہ کے لیے خالص کر دینے میں جو مزاحمتیں حائل ہیں انھیں کیسے دور کیا جائے، اور دینِ حق کو زمین پر اور خود اپنی حیاتِ دنیا کے تمام شعبوں پر کس طرح قائم کیا جائے؟..... کچھ لوگ حیران ہیں کہ اتنا بڑا مقصد اتنی شدید مزاحمتوں کے علی الرغم کیسے حاصل ہوگا؟ کچھ لوگ مزاحم طاقتوں میں سے کسی ایک طاقت سے..... فوراً ٹکرا جانا چاہتے ہیں..... کچھ لوگ بیچ کے تمام مراحل کو بیک جنبش خیال پھلانگ جاتے ہیں اور بالکل آخری مرحلے میں جو کچھ ہونا چاہیے اس کی تیاری ابھی سے کر ڈالنا چاہتے ہیں..... کچھ لوگ مرحلہ اول سے لے کر آخری مرحلے تک پورا پروگرام مفصل ٹائم ٹیبل کے ساتھ مانگتے ہیں تاکہ انھیں ٹھیک وہ تاریخ معلوم ہو جائے جب خلیفہ راشد کا انتخاب ہوگا..... کچھ لوگ کتابی دنیا میں مقیم ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو نقشے انھوں نے صفحہ قرطاس پر کہیں دیکھے ہیں وہی عالمِ آب و گل میں ہو بہو نظر آجائیں..... کچھ اور لوگ ہیں جو بار بار کہتے اور سوچتے ہیں کہ ”کچھ ہونا چاہیے“ مگر خود نہیں جانتے کہ کیا ہونا چاہیے.....

عملی قوتوں کے لیے ذہنی انتشار سے بڑا دشمن کوئی نہیں ہے۔ مگر اس کا صحیح علاج یہ نہیں ہے کہ لوگ سوچنا چھوڑ دیں اور بس کسی کے احکام کی تعمیل کرنے لگیں۔ اس طرح کا عمل انسانوں کا نہیں، حیوانوں کا خاصہ ہے اور وہ شخص خود اپنے نصب العین کے ساتھ دشمنی کرتا ہے جو افراد کو عملِ بلا فکر اور اطاعتِ بلا فہم کی مشق کراتا ہے۔ انتشارِ ذہنی کے سبب سے عملی قوتوں پر جو فالج لگرا ہوا اس کا اصلی علاج یہ ہے کہ بروقت صحیح فکری رہنمائی کی جائے تاکہ دماغ غلط راہوں پر سوچنے کے بجائے صحیح راہ پر سوچنے لگیں اور پوری طرح یکسو ہو کر اس طرز پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیں جس کے صحیح ہونے کا انھیں اطمینان حاصل ہو جائے۔ (”اشارات“، ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن،

جلد ۲۲، عدد ۵، جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ، مئی ۱۹۴۳ء، ص ۱۳۱-۱۳۲)